ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری

محمد مرمڈیوک پکتھال کی علمی وقرآنی خدمات

مرمڈیوک پکتھال (Marmaduke Pickthall) 1875ء میں لندن کے ایک عیسائی پادری ولیم پکتھال کے ہاں پیدا ہوئے' انہوں نے اپنی زندگی کے ابتدائی ایام سفک (Suffolk) کے دیہی علاقے میں گزارے۔ وہ علاقے کے معروف پرائیویٹ اسکول (Horrow) میں ونسٹن چرچل کے ہم عصر تھے۔ ان کو ابتداء ہی سے فوج یا فارن سروس میں جانے کا شوق تھا' سفک میں قیام کے فارغ دنوں میں پکتھال نے عرب دنیا اور ترکی کا بڑا جامع اور مطالعاتی دورہ کیا۔ اور اسلام کا بڑے قریب سے مطالعہ کیا۔

۱۹۱۷ء مرمڈیوک پکتھال نے اسلام کی حقانیت سے متاثر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ اور جلد ہی وہ برطانوی مسلم رہنما کے طور پر منظرِ عام پر آ گئے۔ ۱۹۱۹ء میں محمد مرمڈیوک پکتھال لندن کے ایک ادارے Islamic Information Bureau سے منسلک ہو گئے جہاں دیگر اشاعتی مواد کے علاوہ ہفت روزہ رسالہ Muslim Outlook بھی شائع ہوتا تھا۔ محمد مرمڈیوک پکتھال اس رسالے میں ترکی کی خلافتِ عثمانیہ کے حق اور اس کے دفاع میں مضامین لکھتے تھے' دراصل جس وقت پکتھال نے اسلام قبول کیا دوسری عالمگیر جنگ ختم ہو چکی تھی اور ترکی شکست کھا چکا تھا اور ترکی کی خلافت عثمانیہ کا خاتمہ ہو چکا تھا' ان تمام واقعات کا پکتھال کے دل و دماغ پر گہرا اثر تھا۔ اور وہ خلافت عثمانیہ کے ختم ہونے پر بڑے دل گرفتہ تھے۔ اس عرصہ میں پکتھال کی تحریروں کی شہرت انگلینڈ سے نکل کر برصغیر تک پہنچ چکی تھی' اسی دوران آپ ہندوستان تشریف لے گئے' اور بمبئی پہنچ کر Bombay Chronicle کی ادارت سنبھال لی۔ ۱۹۲۵ء میں محمد مرمڈیوک پکتھال کو نظام آف حیدر آباد دکن کی طرف سے ایک اسکول کی پرنسپل شپ کی پیش کش ہوئی' جسے پکتھال نے فوراً قبول کر لیا اور اسکول کے پرنسپل ہو کر حیدر آباد چلے آئے۔ حیدر آباد کی اس وقت آبادی چار لاکھ نفوس پر مشتمل تھی اور پوری ریاست کی آبادی بارہ ملین افراد پر مشتمل تھی۔ حیدر آباد دکن کا حکمران خاندان مسلمان تھا تاہم ریاست کی اکثریتی آبادی غیر مسلموں کی تھی۔

نظام دکن' میر عثمان علی خان ۱۹۱۱ء سے ریاست کے حکمران تھے اور وہ اسلامی وظائف اور عرب' خاص طور پر یمن کے صوبہ حضر موت کے عربوں کے سرپرست اعلیٰ تھے۔ وہ ایک مخیر' فیض رساں' کریم النفس اور مطلق العنان حاکم تھے' انہوں نے اپنی رعایا کی وفاداری کا صحیح لطف اٹھایا' انہوں نے مختلف اعلیٰ سرکاری ملازمین کا انتخاب نہ صرف متحدہ ہندوستان سے بلکہ غیر ممالک سے بھی کیا تھا' پکتھال کے الفاظ میں "حیدر آباد تمام مسلمانوں کا دار الخلافہ تھا"

نظام خود بھی اردو اور فارسی کا قادر الکلام شاعر تھا اس نے حیدر آباد کو ہندوستان کا اسلامی تہذیب و تمدن کا مرکز بنا دیا تھا۔ حیدر آباد میں پکتھال نے اسلامی رواداری اور وضع داری کے نمونہ کو بہت قریب سے دیکھا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ پکتھال کو میر عثمان علی خان کو قریب سے دیکھنے کا موقع ملا اور انہوں نے بہت سے اہم ریاستی معاملات میں نظام کی مدد بھی کی۔ اسی سال پکتھال کو سہ ماہی Islamic Culture میگزین کا ایڈیٹر مقرر کر دیا گیا جس کے سرپرست اعلیٰ خود نظام حیدر آباد تھے۔ اسلامک کلچر میگزین میں اسوقت کے بڑے بلند پایہ اسکالرز اور علماء مضامین لکھتے تھے۔ اس وقت کے نوجوان اور ابھرتے ہوئے اسکالرز جیسے ڈاکٹر محمد حمید اللہ اور علامہ محمد اسد سابق (Leopold Weiss) بھی پکتھال کی سرپرستی میں اسلامک کلچر میں لکھتے رہے، حیرت انگیز طور پر مذکورہ دونوں اسکالرز اپنی علمی و تحقیقی سرگرمیوں کی بناء پر معروف ہوئے۔ بیش بہا دینی تحقیقی کاموں کے علاوہ علامہ محمد اسد نے انگریز میں قرآن مجید کا ترجمہ جبکہ ڈاکٹر محمد حمید اللہ نے فرانسیسی زبان میں قرآن کا ترجمہ کیا۔ محمد مرڈیوک پکتھال نے اسلامی علوم و فنون اور اسلامی ورثہ کے عظیم مرکز برصغیر کو تباہی سے بچانے کیلئے بڑی انتھک خدمات سرانجام دیں جسے برطانوی سامراجی سازشیں تباہ کرنے کی ہر ممکن کوششیں کر رہی تھیں، اس کی ایک جھلک ان کی تحریر Muslims in India-An Overview میں دیکھی جا سکتی ہے۔

حیدر آباد میں قیام کے دوران پکتھال نے اشاعت اسلام اور فروغِ دین کے لئے اپنی ذمہ داریوں کو بڑی جاں فشانی اور تندہی سے پورا کیا۔ ۱۹۲۵ء میں مدارس کے مسلمانوں کی ایک کمیٹی نے پکتھال کو اسلام کے تہذیبی اور ثقافتی پہلو پر خطبات کی ایک مکمل سیریز پیش کرنے کے لئے مدعو کیا Madras Lectures on Islamic Committee مختلف مواقع پر بڑے بڑے علماء اور اسکالرز کو مدعو کر کے خطبات کا اہتمام کرتی تھی۔

پکتھال نے اسلامی تہذیب و تمدن اور اسلامی ثقافت و تاریخ کے حوالے سے آٹھ معرکۃ الاراء خطبات پیش کئے۔ یہ خطبات ۱۹۲۷ء میں شائع ہو چکے تھے، بعد میں پاکستان اور ہندوستان کے مختلف ناشرین بھی اس مجموعہ کو Culture side of Islam کے نام سے چھاپتے رہے، پکتھال نے ان لیکچرز میں اسلام کو ایسے اصلاحی انداز میں پیش کیا ہے کہ غیر مسلم حضرات بخوبی اسلام کو سمجھ سکتے ہیں، اور ان کے اعتراضات و اشکالات رفع ہو سکتے ہیں۔

موجودہ حالات میں تو ان کے پانچویں لیکچر Tolerance in Islam کی اشاعت کی شدید ضرورت ہے۔

محمد مرڈیوک پکتھال اپنے قیام ہندوستان کے دوران نہ صرف مختلف فورمز سے اسلامی موضوعات پر لیکچر کے لئے مدعو کئے جاتے بلکہ ہندوستان کی بڑی بڑی مساجد بھی خطبات جمعہ کے لئے ان کو مدعو کرتیں۔ قیام ہندوستان کے دوران انہوں نے اردو زبان بھی سیکھ لی تھی۔ پکتھال کو تحریک خلافت کی وجہ سے مولانا محمد علی جوہر کے ساتھ ایک خاص عقیدت تھی۔ ۱۹۲۰ء میں جب مولانا محمد علی جوہر لندن آئے تھے تو پکتھال نے ان کا پرجوش خیر مقدم کیا۔ پھر

۱۹۲۰ء ہی میں پکتھال ''بمبئے کرانیکل'' کے ایڈیٹر بن کر ہندوستان آئے' نیز ان کے قیام حیدر آباد کے دوران بھی پکتھال کا مولانا محمد علی جوہر کے ساتھ تعلق قائم رہا۔

محمد مرمڈیوک پکتھال کے علمی کارناموں میں ایک اہم علمی کام قرآن مجید فرقان حمید کی خدمت ہے' اور یہ خدمت انہوں نے ترجمہ قرآن مجید کی شکل میں کی' انگریزی میں ترجمہ قرآن مجید کا خیال ان کے ذہن میں اسی وقت سے موجود تھا' جب انہوں نے اسلام قبول کیا تھا' انہوں نے یہ محسوس کرلیا تھا کہ ہر مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ قرآن مجید پڑھے سمجھے اور اس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو' دینی تعلیم کے حصول کے ساتھ ساتھ ہی انہوں نے ترجمہ قرآن مجید پر کام کا آغاز کردیا تھا۔ ۱۹۲۸ء میں پکتھال نے ترجمہ قرآن کے کام کو یکسوئی سے کرنے کیلئے اپنے کام سے دو سال کی چھٹی لی۔

قرآن مجید کا ترجمہ کرنے کے دوران پکتھال نے برصغیر کے علماء یورپ میں موجود بعض مسلم زعماء اور مصر میں جامعۃ الازہر الشریف کے علماء سے مسلسل رابطہ رکھا اور ترجمہ کو درجہ استناد تک پہنچانے کے لئے ان سے مشورے لیتے رہے اور ترجمہ قرآن مکمل کرنے کے بعد آپ مصر تشریف لے گئے' جہاں آپ نے تین ماہ قیام کیا اور وہاں کے مسلم علماء سے اس ترجمہ قرآن کی منظوری حاصل کی۔

قیام مصر کے دوران ہی بعض مسلم زعماء نے پکتھال کو یہ مشورہ دیا کہ وہ ترجمہ قرآن کی کوششوں سے باز رہیں اور علمائے مصر کو مشورہ اور منظوری میں شامل نہ کریں کیونکہ بادشاہ کے نزدیک قرآن مجید کا کسی زبان میں بھی ترجمہ کرنا گویا گناہ کبیرہ کے مترادف ہے اور وہ اس بات کو پسند نہیں کرتا اور علماء ازہر کا اس معاملہ میں تعاون کرنا ان علماء کے جامعہ ازھر سے اخراج کا اور پکتھال کے مصر سے اخراج کا سبب بن سکتا ہے۔ بہرحال ان زعماء نے پکتھال کے ساتھ تعاون جاری رکھا۔ قرآن مجید کے ساتھ پکتھال کی عقیدت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ پکتھال نے قرآن مجید از خود حفظ بھی کرلیا تھا۔ اور وہ اکثر قرآن مجید کے کلام اللہ اور معجزاتی کلام ہونے کا تذکرہ کرتے تھے' ایک مرتبہ انہوں نے کہا کہ مجھے اپنی مادری زبان انگریزی کا ایک پیراگراف یاد کرتے ہوئے دشواری محسوس ہوتی ہے جبکہ میں قرآن مجید کے صفحات آسانی کے ساتھ زبانی یاد کرلیتا ہوں' ساتھ وہ اس آفاقی کتاب کو سیکھنے اور سمجھنے کی طرف بھی بہت زور دیتے۔ .... ۱۹۳۰ء میں پکتھال کا انگریزی زبان میں ترجمہ قرآن Meaning of the Glorious Koran کے نام سے چھپ کر منظر عام پر آیا' بہت کم لوگوں کو یہ بات معلوم ہے کہ اس ترجمہ قرآن کی اشاعت میں نظام آف حیدر آباد دکن میر عثمان علی خان نے خصوصی دلچسپی لی تھی اور زر کثیر صرف کیا تھا۔

محمد مرمڈیوک پکتھال کا یہ مؤقف تھا کہ قرآن مجید چونکہ کلام الٰہی ہے لہٰذا انسان کے لئے یہ محال ہے کہ وہ کلام اللہ کا ترجمہ کرسکے۔ ہاں البتہ یہ ضرور ہے کہ وہ اس کے مفہوم کے قریب پہنچ سکتا ہے' پکتھال کا ترجمہ قرآن مجید کسی بھی انگلش اہل زبان مسلمان کا پہلا انگریز ترجمہ ہے۔

یوں تو اب تک انگریزی زبان میں کافی تراجم قرآن میسر ہیں‘ لیکن انگریزی بولنے اور سمجھنے والے افراد خواہ وہ دنیا کے کسی خطے میں بستے ہوں‘ محمد مرمڈیوک پکتھال یا عبداللہ یوسف علی کے ترجمہ قرآن کو اولیت وفوقیت دیتے ہیں‘ اول الذکر ترجمہ کو دنیا بھر کے مختلف ناشرین اور مسلم آرگنائزیشن چھاپتی ہیں‘ جب کہ موخر الذکر ترجمہ مختلف ناشرین کے علاوہ الرئاسة العامة الادارات البحوث العلمية و الافتاء و الدعوة و الارشاد مجمع خادم الحرمين الشريفين الملك فهد لطباعة المصحف الشريف“ سعودی عرب سے طبع ہوکر ساری دنیا میں موجود ہے۔ محمد مرمڈیوک پکتھال نے ان حضرات سے اتفاق نہیں کیا جو ”اللہ“ کا انگریزی ترجمہ "GOD" کرتے ہیں‘ انکا کہنا ہے کہ ”اللہ“ خدائے بزرگ و برتر کا ذاتی نام ہے۔ اللہ ہی ساری کائنات کا خالق اور رازق ہے‘ انہوں نے اسلامی موضوعات پر انگریزی میں کام کرنے والوں سے اپیل کی کہ وہ اللہ کا ترجمہ GOD نہ کریں۔ یورپ اور مسلم امہ کی بڑی بڑی شخصیات کے پکتھال اچھے الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا۔

محمد مرمڈیوک پکتھال کے انگریزی میں ترجمہ قرآن کو دنیا کی مختلف زبانوں میں ترجمہ کیا گیا جو کہ اس کے مقبول ہونے کی واضح دلیل ہے۔ بعض علماء کی جانب سے پکتھال کے ترجمہ قرآن مجید پر تنقید بھی ہوئی اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان نے پکتھال کے ترجمہ قرآن کا جائزہ لینے کے لئے علماء و اسکالرز کی ایک کمیٹی تشکیل دی۔

جائزہ رپورٹ میں پکتھال کے ترجمہ قرآن پر مکمل اطمینان کا اظہار کیا گیا اور اس کو قابل اعتماد قرار دیا گیا۔ بعد میں پکتھال کا ترجمہ قرآن ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد سے بھی شائع کیا گیا۔

اسلامک کلچر کے ایک اور ایڈیٹر اور معروف اسکالر علامہ محمد اسد نے بھی پکتھال کے ترجمہ قرآن پر غیر اطمینانی کیفیت کا اظہار کیا گیا اور انہوں نے بھی انگریزی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ کیا۔ ایک اور اسکالر پروفیسر احمد علی نے بھی اپنے انگریزی ترجمہ قرآن میں پکتھال کی بعض اغلاط کی نشاندہی کی ہے۔ واللہ اعلم ہمارے اکابر پکتھال کے ترجمہ پر اعتماد کا اظہار کرتے ہیں معالم دروس القرآن کی دوسری جلد میں حضرت صوفی الحمید سواتی صاحب مدظلہ‘ بھی پکتھال کی قرآنی خدمات اور ترجمہ قرآن مجید کے معترف ہیں۔ پکتھال ۱۹۳۵ء میں ساٹھ برس کے ہو چکے تھے۔

۱۹۳۵ء میں حیدرآباد دکن کی ملازمت سے ریٹائر ہونے کے بعد انگلینڈ واپس تشریف لے گئے اور ۱۹ مئی ۱۹۳۶ء کو سینٹ آیوس میں ان کا انتقال ہوا اور ۲۳ مئی کو woking کے قریب بروک وڈ‘ سرے کے مسلم قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ پکتھال کے انتقال کے بعد عبداللہ یوسف علی کا انگریزی ترجمہ قرآن شائع ہوا۔

نوٹ: تقریب دستار بندی کی رپورٹ اور حضرت مولانا انوار الحق صاحب مدظلہ کا تفصیلی خطاب آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں .... (ادارہ)